السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم نے دوران طواف دیکھا ہے کہ کچھ لوگ دھکم پیل کر کے حجر اسود کا بوسہ لیتے ہیں، اس سے بڑھ کر یہ کہ عورتیں بھی رش میں گھس کر حجر اسود کو چومنے کی کوشش کرتی ہیں، اس کے متعلق وضاحت کریں کہ حجر اسود کو بوسہ دینے کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں ذکر کردہ صورت حال جہالت پر مبنی ہے کیونکہ حجر اسود کو بوسہ دینا اور رکن یمانی کو چھونا صرف دوران طواف مشروع ہے، یہ بھی اس صورت میں ہے جب اس سے کسی دوسرے طواف کرنے والے یا کسی دوسرے انسان کو اذیت نہ پہنچے اگر حجر اسود کا بوسہ لینے میں کسی دوسرے کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے تو پھر ایک دوسرا طریقہ اختیار کرنا ہوگا جو حدیث سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ طواف کرنے والا حجر اسود کو صرف ہاتھ سے چھو لے پھر اپنے ہاتھ کو بوسہ دے لے۔ [1] اگر اس سے بھی کسی کو اذیت پہنچے یا اس کے لیے باعث مشقت ہو تو پھر ہمیں تیسرا طریقہ اختیار کرنا ہوگا جس کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم دونوں ہاتھوں سے نہیں بلکہ ایک ہاتھ سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر دیں، [2] اس صورت میں اپنے ہاتھ کو چومنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ایسا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

خواتین کو اس موقع پر انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہیے، انہیں مردوں میں گھس کر حجر اسود کا بوسہ لینا کسی صورت میں مشروع نہیں ہے، انہیں تو عام حالات میں مردوں سے الگ رہنے کا حکم ہے لیکن طواف جیسے مقدس فریضہ کی ادائیگی کے وقت اس امر کا خاص خیال رکھنا ہوگا کہ اجنبی آدمی سے ان کا کوئی حصہ مس نہ کرے، جب اللہ تعالیٰ نے حجر اسود کو بوسہ دینے کے لیے وسعت رکھی ہے تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور خود پر سختی کر کے اللہ کی سختی کو دعوت نہیں دینی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

---

[1] صحیح بخاری، الحج: ۱۶۱۱۔

[2] صحیح مسلم، الحج: ۱۲۷۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 226

محدث فتویٰ